رسائل و مسائل

قریبی اعزّہ سے پردہ

پردہ کا مسئلہ درپیش ہے۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔

۱ - ایک گھر میں والدین کی موجودگی میں رہنے والے شادی شدہ بھائیوں کی بیویاں اپنے دیور' جیٹھ سے چہرہ کا مکمل پردہ کریں یا صرف اظہار زینت سے پرہیز کریں یعنی سر' کان' گردن اور سینہ پر کپڑا اوڑھے رہیں۔

۲ - جس حدیث میں دیور کو موت کہا گیا ہے اس کو بعض حضرات ضعیف سمجھتے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ جو ہستی تمام انسانوں کو جوڑنے والی ہو وہ خاندان کو پھاڑنے کی بات نہیں کرسکتی۔ اس حدیث سے خاندان میں بدظنی پیدا ہوتی ہے اور بدظنی سے آپس میں نفرت اور بیگانگی پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث میں جگہ جگہ حسن ظن' محبت اور یگانگت کا درس ہے۔

اسلام دین رحمت ہے نہ کہ زحمت اور والدین کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

دیور اور دوسرے قریبی عزیز و اقارب سے اصل حکم تو یہی ہے کہ چہرے کا بھی پردہ کیا جائے تاہم اس بات کی گنجائش ہے کہ اگر کسی برائی اور فتنے کا خطرہ نہ ہو تو بقدر ضرورت چہرے کا پردہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آج کل کے آزادانہ اختلاط سے پرہیز کرتے ہوئے اس گنجائش سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ جب گھر میں کوئی نہ ہو تو دیور کو بھی گھر میں نہیں رہنا چاہیے اور اسی طرح دیگر غیر محرموں کو بھی تنہائی میں غیر محرم عورت سے نہیں ملنا چاہیے۔ حدیث شریف کا یہی مطلب ہے کہ بعض اوقات دیور اور دوسرے قریبی عزیز چونکہ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور ان پر اعتماد بھی ہوتا ہے اس لیے شیطان ان کو برائی میں زیادہ آسانی سے مبتلا کرسکتا ہے' لہٰذا انہیں زیادہ محتاط رہنا چاہیے۔ موجودہ دور میں تو محرموں کے ساتھ بھی برائی کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ اس لیے شرعی حدود کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ حسن ظن کے ساتھ شرعی تدابیر پر

بھی عمل ہونا چاہیے۔ ان کی خلاف ورزی کی صورت میں بدظنی کے مواقع پیدا ہوجاتے ہیں جس سے پورا گھرانہ تباہ ہوجاتا ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمتہ اللہ علیہ نے "سورہ نور" اور "سورہ احزاب" کی تفسیر میں تفصیل سے لکھا ہے۔ "پردے کا مسئلہ" بھی ایک جامع کتاب ہے۔ آپ اپنے اہل خانہ اور دوسرے دوستوں کو اس کتاب کا مطالعہ کرائیں۔ واللہ اعلم۔

شعائرِ اسلامی اور غیر مسلم

۱ - شعائرِ اسلامی سے کیا مراد ہے اور وہ کون کون سے ہیں ؟

۲ - کیا کلمہ طیبہ، اذان، اور کلمہ دعائیہ "السلام علیکم ورحمتہ اللہ" اور "نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم" اور "انشاء اللہ" یا "ماشاء اللہ" بھی شعائر اسلامی میں شامل ہیں ؟

۳ - کیا سوال نمبر ۲ میں متذکرہ کلمات کا حق استعمال صرف مسلمانوں کو ہے ؟ اگر کوئی غیر مسلم مثلاً ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، قادیانی ان کلمات اور علامات کو اپنا لے اور اپنے درودیوار پر تحریر کرے، اپنی گفتگو میں استعمال کرے یا اپنی تحریر میں ہماری طرح شامل کرے تو بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ ان کلمات اور شعائر اسلامی کی توہین ہے۔ جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ غیر مسلموں کا ان کلمات کو اپنی گفتگو یا تحریر میں اپنانا اسلام اور شعائر اسلام کی عظمت کی دلیل ہے۔

براہ کرم ارشاد فرمائیں کہ دونوں میں کون سی رائے احکام شرع کے مطابق درست ہے ؟

۴ - کیا یہ درست نہیں کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عیسائی وفد کو مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اپنی مذہبی عبادت کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی ؟ پھر آج غیر مسلموں کو ہماری مساجد میں اپنے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے سے اور بالخصوص قادیانیوں کو نہ صرف مسلمانوں کی مساجد میں بلکہ ان کی اپنی عبادت گاہوں میں بھی نماز کیوں پڑھنے نہیں دی جاتی۔ اس ممانعت کے لیے قرآن و سنت اور فقہ اسلامی میں کیا دلیل ہے ؟

ازراہِ عنایت تمام جوابات سے متعلقہ حوالہ جات ضرور تحریر فرمائیں۔

آپ نے جس مسئلہ کے بارے میں سوالات کیے ہیں اس کے بارے میں تو عدالت سے فیصلے ہوچکے ہیں۔ مرتدین اور ملحدین کو دھوکہ دہی سے روکنا ضروری ہے اور یہ ایک معقول بات

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا" (سورہ التوبہ ۹ : ۲۸) "... مشرکین ناپاک ہیں' لہٰذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔" دراصل یہ ایک درمیان والی صورت ہے' ورنہ قادیانیوں کا اصل حکم تو قتل ہے جو مرتد کی یا زندیق کی سزا ہے' اب یہ سزا دینا تو مشکل ہے اس لیے ان کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ نہ کریں اور ایسے شعائر کا استعمال نہ کریں جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ مسلمان ہیں۔ اس سلسلہ میں تفصیل کی ضرورت ہو تو عدالتی بیانات اور فیصلے منگوا کر مطالعہ کرلیں۔ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان" آپ کو یہ فیصلے فراہم کردے گی۔ عیسائیوں کو اب بھی اپنے مذہب کے مطابق عبادات کرنے کی اجازت ہے۔ اسی طرح تمام غیر مسلم جو مسلمان ہونے کے مدعی نہیں ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرسکتے ہیں اور کبھی ضرورت پڑے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو پیش نظر رکھ کر مزید گنجائشیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ لیکن قادیانیت تو الحاد' زندقہ اور ارتداد ہے۔ انہیں مسلمانوں کو شکوک و شبہات میں ڈالنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ۔ واللہ اعلم

متعہ

قرآن کے پانچویں پارے کی پہلی آیت کے بارے میں مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں "اس سے متعہ کا حرام ہونا معلوم ہوگیا"۔ مولانا فرمان علی کی تحریر ہے "متعہ کے حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے" اس کی کیا وجہ ہے ؟ درست کیا ہے ؟ غلط کیا ہے ؟ اور دونوں کیوں ؟

مولانا فرمان علی صاحب کی بات درست نہیں ہے۔ اس بات میں تو اختلاف ہے کہ متعہ قرآن پاک کی مذکورہ آیت (سورۃالنساء ۴ : ۲۴) سے حرام ہوا ہے یا کہ نہیں لیکن متعہ کا جواز اس آیت سے کسی نے بھی نہیں سمجھا۔ اس آیت میں مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن عورتوں کو حلال قرار دیا گیا ہے نکاح کی قید میں لانے کی اجازت ہے۔ محض شہوت رانی کے لیے انہیں قید میں لانا جائز نہیں ہے۔ سورہ مومنون میں ہے اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ (آیت نمبر ۶) اس آیت میں صرف بیویوں اور لونڈیوں سے نفع اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ بعض علماء اور مفسرین نے اس آیت سے متعہ کی حرمت نکالی ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ نے تفہیم القرآن میں مفصل بحث کی ہے۔ قرآن پاک کی ان آیات سے حرمت متعہ ثابت ہے یا احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس میں بحث